حکمتِ سیّد مودودیؒ

ڈائرکٹ ایکشن اور سول نافرمانی

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک غیر آئینی طریق کار ہے، کیوں کہ آئین ملکی حکومت کی پالیسی پر اثر انداز ہونے یا اس سے مطالبات تسلیم کرانے کے جو طریقے مقرر کرتا یا جائز رکھتا ہے، یہ طریقہ ان میں شامل نہیں ہے اور کوئی آئین احکام کی نافرمانی یا قوانین کی خلاف ورزی کو جائز نہیں رکھتا۔ لیکن صرف یہ بات کہ یہ غیر آئینی طریق کار ہے، اس کو حق اور انصاف کے خلاف ثابت کر دینے کے لیے کافی نہیں ہے۔ انسانی عقلِ عام حق اور انصاف کے جن تصورات کو ہمیشہ سے قبول کرتی رہی ہے اور آج بھی قبول کرتی ہے، اُن کی رُو سے ایک حکومت، قطع نظر اس سے کہ وہ جمہوری ہو یا شخصی یا کسی اور قسم کی، اطاعت کا غیر مشروط اور غیر محدود حق نہیں رکھتی اس کا یہ حق اس شرط کے ساتھ مشروط ہے، اور اس کو اسی حد تک محدود رہنا چاہیے کہ اس کے احکام، قوانین، نظریات اور حکمتِ عملی معقولیت پر مبنی ہوں اور ملک کے عام باشندے ان پر مطمئن ہوں۔ کسی حکومت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ لوگوں پر ان کی مرضی کے خلاف ایک ایسا نظام یا نظریہ یا حکم مسلط کر دے جو دلیل سے معقول اور جائز ثابت نہ کیا جا سکتا ہو اور جس کا بُرا اثر لوگوں کے مذہب یا اخلاق یا نظامِ تمدن و معاشرت یا مادی مفاد پر پڑتا ہو۔ آئین کا احترام اور اس کی پابندی بلاشبہ ملک کے...... امن و امان کے لیے ضروری ہے، اور

امن و امان نہایت قیمتی چیز ہے، مگر ایک حکومت غیر معقول رویہ اختیار کرے اور عوام کی مرضی کے خلاف ان پر اپنی مرضی زبردستی ٹھونس کر، اور ان کے جائز مطالبات اور اظہارِ ناراضی کو ٹھکرا کر خود آئین کی بے احترامی کا دروازہ کھولتی ہے، اور ایسا رویہ اختیار کرنے کے بعد اُسے یہ مطالبہ کرنے کا حق باقی نہیں رہتا کہ لوگ اس کے آئین کا احترام کریں۔ اس معاملہ میں حکمرانوں کا نقطۂ نظر بالعموم یہ رہا ہے کہ لوگوں کو بہرحال اطاعتِ امر کرنی چاہیے خواہ حکومت معقول رویہ اختیار کرے یا غیر معقول اور خواہ وہ ظلم کرے یا انصاف۔ نمرودیت و فرعونیت ہمیشہ اسی اصول کا سہارا لیتی رہی ہے، مگر انسانیت کے ضمیر نے کبھی اس کو تسلیم نہیں کیا ہے اور اسی بنا پر انسانیت نے ہمیشہ ان لوگوں کو سراہا ہے جنھوں نے ظلم اور جبر اور ناروا استبداد کا مقابلہ کیا ہے۔ انسان کی حسِ انصاف نے "پُرامن نافرمانی" ہی نہیں بلکہ مسلح بغاوت تک کی ایسے حالات میں حمایت کی ہے جب کہ حکمران (خواہ وہ مُلکی ہوں یا غیر مُلکی) باشندوں کی مرضی پر اپنی مرضی اور غیر معقول مرضی زبردستی ٹھونسنے پر مُصر رہیں اور اصلاح کی معقول اور پُرامن تدبیروں کا اثر قبول کرنے سے انکار کیے چلے جائیں۔[1]

---

[1] قادیانی مسئلہ کلاں، از مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی۔ ص ۲۶۵-۲۶۶